❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

ہم ایک ہیں!

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (یونس:20)

کہ تمام انسان نہیں تھے مگر ایک ہی امت۔ پھر انہوں نے اختلاف شروع کر دیا اور اگر تیرے ربّ کی طرف سے (قضاء و قدر کا) فرمان صادر نہ ہو چکا ہوتا تو اُن کے درمیان اس کا فیصلہ نپٹا دیا جاتا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

ایک ہی مقصد ہے ہر مذہب کا ہو راضی خُدا
ایک منزل ہے کئی ہیں کارواں، ہم ایک ہیں
روشنی، پانی، ہَوا ہر ایک، ہر اِک کے لئے
پھیلتا کوئی رَواں کوئی دَواں، ہم ایک ہیں

سامعین! آج میری تقریر کا موضوع ”ہم ایک ہیں“ ہے۔

مَیں کچھ دن قبل اخبار ”بدر“ قادیان کی ورق گردانی کر رہا تھا کہ اِس کے ”انسانیت نمبر“ 30/دسمبر 1993ء پر نظر پڑی۔ اِس شمارہ کی چھان پھٹک کرتے جناب غلام نبی ناظرؔ کا 10 اشعار پر مشتمل ایک منظوم کلام بعنوان ”ہم ایک ہیں“ نظروں سے گزرا۔ اس تین الفاظ پر مشتمل عنوان نے میری توجہ کو فوراً اپنی طرف کھینچا اور جب مَیں نے تمام نظم کو پڑھا تو یہ کلام دل میں اُتر تا گیا کہ ہم سب ایک خدا کو مانتے ہوئے اختلافات کا شکار کیوں ہیں۔ جب اُسی عظیم ہستی نے ہمیں پیدا کیا۔ ہمیں پالا پوسا اور ہمیں بڑھا کر کے لکھائی پڑھائی کے ساتھ ساتھ ہُنر سکھلائے تا معاشرہ احسن طور پر چل سکے۔ ہمارا معاشرہ مختلف پیشوں کا مرہون منت ہے۔ بعض ایسے پیشے جو عُرفِ عام میں حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں اُن کے بغیر معاشرہ صحیح لائنوں پر چل ہی نہیں سکتا اور نہ ہی درست سَمت پر استوار ہو سکتا ہے تو پھر ہم پیشوں کو حقیر کیوں جانتے ہیں۔ اِن پیشہ رکھنے والے لوگوں کو معاشرہ میں بُرا یا کم درجہ کے کیوں سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان بنتے وقت جب احمدی مسلمان قادیان سے پاکستان ہجرت کرنے لگے تو قادیان کی انصرام و حفاظت کے لیے درویشان نے اپنے آپ کو جب وقف کیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کمال حکمت عملی سے ان درویشوں کے ساتھ ساتھ کم درجہ کے پیشہ وروں کو بھی رکھا جس میں قصائی، دودھی، موچی اور دیگر لوگ شامل تھے۔ تا قادیان کے محاصرہ کی صورت میں تمام اشیاء بیک وقت محاصرین کے لئے میسر ہیں اور قادیان کے رہائشی کسی مشکل میں مبتلا نہ ہوں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے سماج اور معاشرہ کے لئے دنیا میں موجود ہر پیشہ ور کی ضرورت ہوتی ہے۔

سامعین! کچھ عرصہ قبل پاکستان میں ایک نغمہ بعنوان ”ہم سب ایک ہیں“ نے بہت شہرت پائی تھی۔ مگر اس کے ہوتے ہوئے قوم فرقہ واریت جیسی لعنت میں بٹتی چلی گئی۔ اب اس لعنت نے ناسور بن کر قوم کے اتحاد کا شیرازہ بکھیر کے رکھ دیا ہے۔ کم و بیش اس جیسی کیفیت دنیا بھر میں بھی آئے روز دیکھنے کو ملتی ہے۔ دنیا میں یہود و ہندو، نصاریٰ اور مسلمان ہی بڑے مذاہب ہیں۔ یہ تمام مذاہب اپنے اندر سے بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہیں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھلانے اور ختم کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ جبکہ ہم سب کسی نہ کسی طرح خداوند کریم کے پُجاری ہیں اور ان معنوں میں ”ہم ایک ہیں“۔

سامعین! قبل اس کے کہ مَیں اپنی تقریر کو لے کر آگے بڑھوں۔ جناب غلام نبی ناظرؔ صاحب کا پورا کلام آپ حاضرین کے سامنے رکھ دیتا ہوں تا نفسِ مضمون سمجھنے میں آسانی ہو۔

جناب شاعر موصوف لکھتے ہیں:

اِک ہمارا خالق کون و مکاں، ہم ایک ہیں
اِک ہماری ہے زمیں اک آسماں، ہم ایک ہیں
کون دِیں، دُنیا میں نفرت کے لئے آیا کبھی؟
بولتے ہیں سب محبّت کی زباں، ہم ایک ہیں
ایک آدم سے ہے نسبت کون یہ کہتا نہیں؟
سب سِمٹ جاتی ہیں اِس میں دُوریاں ، ہم ایک ہیں
درد دل سے ہی گُندھا جاتا ہے انساں کا ضمیر
بندگی کا ہے یہ پہلا امتحاں، ہم ایک ہیں
ایک ہی مقصد ہے ہر مذہب کا ہو راضی خُدا
ایک منزل ہے کئی ہیں کارواں، ہم ایک ہیں
روشنی، پانی، ہَوا ہر ایک، ہر اِک کے لئے
بھیلتا کوئی رَواں کوئی دَواں، ہم ایک ہیں
شُکر ہے اللہ کا وہ جو ہے ربُّ العالمین
ہو رہی ہے یہ حقیقت اب عیاں، ہم ایک ہیں
آؤ! سب ہی رحمۃٌ لِلعالمینؐ کے سائے میں
دیکھ لو! روشن صداقت کا نشاں، ہم ایک ہیں
اشرف المخلوق سارے ابنِ آدم ہو گئے
ہو بلند اک نعرۂ امن و اَماں۔ ہم ایک ہیں
منتشر ہو کر کہاں تسکینِ دِل ناظرؔ ملے؟
جمع اِک نُقطے پہ ہو سارا جہاں، ہم ایک ہیں

سامعین! یہ پوری نظم اپنی ذات میں خود اپنے پیغام کو واضح کر رہی ہے۔ شاعر نے دردِ دل سے یہ کہا ہے کہ جب ہمارا خدا ایک ہے۔ ہم سب آدم کی اولاد ہیں۔ ہماری پیدائش کا سب سے پہلا راز اور پیغام خدا کی بندگی ہے۔ ہم اپنے خدا کو راضی کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ جب ہماری زندگی کی بقا، بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے خداوند کریم نے روشنی، پانی، ہوا اور زمین و آسماں یکساں طور پر پیدا کئے ہیں تو پھر یہ تقسیم کیسی؟ یہ فرق کیسا؟ ہم میں سے ہر ایک خدا کے ان انعامات میں سے یکساں طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور خدا نے کوئی تقسیم روا نہیں رکھی تو پھر ذات پات اور اعلیٰ پن کا مظاہرہ کیوں اور کیسا؟ آئیں! رحمۃٌ للعالمینؐ کے پرچم تلے ہم ایک ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہم سب کے لئے بار بار "اُمتِ واحدہ" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جن میں ایک آیت کی تلاوت معہ ترجمہ مَیں آغاز میں پڑھ آیا ہوں۔ سورت البقرہ آیت 214 میں فرمایا کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً کہ تمام انسان ایک ہی امت تھے۔ دنیا میں بے شمار انبیاء ورُسل بھجوانے کا مقصد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (المائدہ:49)

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک مسلک اور ایک مذہب بنایا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی جماعت بنا دیتا۔ مگر (اس کلام کے متعلق) تمہارا امتحان لینے کے لیے جو اُس نے تم پر اُتارا تھا (ایسا نہیں کیا) پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے لیے مقابلہ کرو۔

سامعین! ان آیات میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے جبکہ اختلاف ہے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو خواہ اس کا تعلق کسی مذہب سے ہو اُمّتِ واحدہ میں پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ مَیں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ انسانیت کا ایک بڑا دائرہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء بھیج کر چھوٹے چھوٹے دائرے اور مسلک بنائے۔ مقصد ان تمام کا ایک ہی ہے کہ اُمّتِ واحدہ بنے رہیں ہاں یہ دائرے تعارف کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یہ اِسی طرح ہے جس طرح ذات پات صرف جان پہچان کے لئے بنائی جبکہ ہم سب ایک ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی امت کو خیرِ امّت بنایا اور اس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

کہ تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لیے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔ ان میں سے بعض مومن بھی ہیں اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں۔ (آل عمران: 111)

ان مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد نیکیوں کا حکم دینا اور بدیوں سے روکنا ہے۔ ہم جب نیکیوں کا حکم دے رہے ہوں گے اور نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر دوسرے لوگوں کو عمل کرنے کی تلقین کریں گے اور بُرائیوں و بدیوں سے خود کو روک کر دوسرے بھائیوں اور عزیزوں کو ان سے باز رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے تو "ہم سب ایک ہیں" کا نظارہ ہمیں دیکھنے کو ملتا رہے گا۔ بالخصوص جماعت احمدیہ میں خلافت کے مبارک نظام تلے دنیا کے 220 ممالک سے زائد احمدی مسلمان حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ایک جیسی نیکیوں کے گلدستہ کو لے کر دنیا میں نکلتے ہیں تو ساری سرزمین ایک جیسی خوشبو سے مہک اٹھتی ہے اور ایک جیسی بُرائیوں سے چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔ ابھی چند دن کی بات ہے کہ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالگرہ منانے کے بڑھتے ہوئے رجحان پر تشویش کا اظہار فرماتے ہوئے اس رجحان کو ختم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اِس تحریر کو مَیں نے اپنی 13 سالہ نواسی کو بھجوایا تو اُس نے فوری مجھے جواب دیا کہ مَیں آئندہ اپنی سالگرہ نہیں مناؤں گی جبکہ اِس ارشاد سے چند ہفتے قبل وہ اپنی سالگرہ منا رہی تھی۔ تو اِس طرح کے باوفا اور نیک لوگ جماعت احمدیہ میں کثرت سے شامل ہیں۔ جو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا نعرہ بلند کر کے short comings سے اجتناب کرنے اور نیکیوں کو اپنانے کا عہد کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2025ء کے کامیاب انعقاد کے بعد مورخہ یکم اگست 2025ء کو خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے والے افضال کا تفصیل سے ذکر فرماتے ہوئے 50 ہزار کے قریب شاملین میں نیکیوں میں یکسانیت کا ذکر فرمایا جو جماعت احمدیہ ہی کی ایک شان اور طرّہ امتیاز ہے۔ اگر اِس کو دنیا بھر کے کروڑوں احمدیوں پر اپلائی کریں تو ایک ایسی پیاری اور خوبصورت تصویر اُبھرتی ہے جو رہتی دنیا تک دیواروں کی زینت بنتی رہے گی اور وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا کے مبارک گروہ کا دائرہ بڑھتا چلا جائے گا۔

سامعین کرام! پس ہم سب ایک ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل اور تبلیغ کے حوالے سے، ہم سب ایک ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور ارشادات پر، ہم سب ایک ہیں۔ اسلام کی حسین تعلیم پر، ہم سب ایک ہیں۔ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے خلفائے کرام کے ملفوظات، خطبات، خطابات اور تحریرات میں لکھی اُن تمام نیکیوں، بھلائیوں پر عمل کرنے میں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائیں اور جنت میں داخل کریں گے، ہم سب ایک ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"کون شخص اس سے انکار کر سکتا ہے کہ ابتدائے زمانہ کے بعد دنیا پر بڑے بڑے انقلاب آئے۔ پہلے زمانہ کے لوگ تھوڑے تھے اور زمین کے چھوٹے سے قطعہ پر آباد تھے اور پھر وہ زمین کے دور دور کناروں تک پھیل گئے اور زبانیں بھی مختلف ہو گئیں اور اس قدر آبادی بڑھی کہ ایک ملک دوسرے ملک سے ایک علیحدہ دنیا کی طرح ہو گیا تو ایسی صورت میں کیا ضرور نہ تھا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک ملک کے لئے الگ الگ نبی اور رسول بھیجتا اور کسی ایک کتاب پر کفایت نہ رکھتا۔ ہاں جب دنیا نے پھر اتحاد اور اجتماع کے لئے پلٹا کھایا اور ایک ملک کے دوسرے ملک سے ملاقات کرنے کے لئے سامان پیدا ہو گئے اور باہمی تعارف کے لئے انواع و اقسام کے ذرائع اور وسائل نکل آئے تب وہ وقت آگیا کہ قومی تفرقہ درمیان سے اٹھا دیا جائے اور ایک کتاب کے ماتحت سب کو کیا جائے تب خدا نے سب دنیا کے لئے ایک ہی نبی بھیجا تا وہ سب قوموں کو ایک ہی مذہب پر جمع کرے اور تا وہ جیسا کہ ابتدا میں ایک قوم تھی آخر میں بھی ایک قوم ہی بنا دے... جیسا کہ خدا تعالیٰ کی ذات میں وحدت ہے ایسا ہی وہ نوع انسان میں بھی جو ہمیشہ کی بندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں وحدت کو ہی چاہتا ہے اور درمیانی تفرقہ قوموں کا جو بباعث کثرتِ نسلِ انسان نوع انسان میں پیدا ہوا وہ بھی دراصل کامل وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک تمہید تھی کیونکہ خدا نے یہی چاہا کہ پہلے نوع انسان میں وحدت کے مختلف حصے قائم کر کے پھر ایک کامل وحدت کے دائرہ کے اندر سب کو لے آوے۔ سو خدا نے قوموں کے جدا جدا گروہ مقرر کئے اور ہر ایک قوم میں ایک وحدت پیدا کی اور اس میں یہ حکمت تھی کہ تا قوموں کے تعارف میں سہولت اور آسانی پیدا ہو اور ان کے باہمی تعلقات پیدا ہونے میں کچھ دقت نہ ہو اور پھر جب قوموں کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تعارف پیدا ہو گیا تو پھر خدا نے چاہا

کہ سب قوموں کو ایک قوم بنادے... اس تدریجی وحدت کی مثال ایسی ہے جیسے خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہر ایک محلہ کے لوگ اپنی اپنی محلہ کی مسجدوں میں پانچ وقت جمع ہوں اور پھر حکم دیا کہ تمام شہر کے لوگ ساتویں دن شہر کی جامع مسجد میں جمع ہوں یعنی ایسی وسیع مسجد میں جس میں سب کی گنجائش ہو سکے اور پھر حکم دیا کہ سال کے بعد عید گاہ میں تمام شہر کے لوگ اور نیز گردونواح دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں اور پھر حکم دیا کہ عمر بھر میں ایک دفعہ تمام دنیا ایک جگہ جمع ہو یعنی مکہ معظمہ میں۔ سو جیسے خدا نے آہستہ آہستہ امت کے اجتماع کو حج کے موقعہ پر کمال تک پہنچایا۔ اول چھوٹے چھوٹے موقعے اجتماع کے مقرر کئے اور بعد میں تمام دنیا کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقع دیا۔ سو یہی سنت اللہ الہامی کتابوں میں ہے اور اس میں خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نوع انسان کی وحدت کا دائرہ کمال تک پہنچادے۔ اول تھوڑے تھوڑے ملکوں کے حصوں میں وحدت پیدا کرے اور پھر آخر میں حج کے اجتماع کی طرح سب کو ایک جگہ جمع کر دیوے جیسا کہ اس کا وعدہ قرآن شریف میں ہے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنَا هُمْ جَمْعًا یعنی آخری زمانہ میں خدا اپنی آواز سے تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر جمع کر دیگا جیسا کہ وہ ابتدا میں ایک مذہب پر جمع تھے تاکہ اول اور آخر میں مناسبت پیدا ہو جائے"۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 144-146)

سامعین! خلفائے جماعت احمدیہ نے جماعت کو متحد کرنے اور آپس میں الفت و محبت پیدا کرنے کے لئے جو مختلف اوقات میں درس دئے، اس بنا پر ہر احمدی دوسرے احمدی کے لئے دل میں بے پایاں محبت رکھتا ہے۔ آپ کسی ملک میں چلے جائیں، کسی احمدی کا دروازہ کھٹکھٹائیں وہ آپ کو دل کی گہرائیوں سے محبت اور پیار کے جذبات سے ملے گا، کھلے ہاتھوں سے آپ کا استقبال کرے گا، آپ کے لئے کسی غیر ملک میں کوئی غیریت نہیں رہے گی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں۔ جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی ترقی نہیں کر سکتی۔ خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے، لڑنا جھگڑنا، دشمنی، نفاق وحسد و کینہ، بغض وعداوت کو چھوڑ نہ دے اس وقت تک ترقی نہیں کرے گی۔"

(الفضل 10 / مئی 1992ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ ایک ہی جماعت ہے جو 140 ممالک میں منتشر پھیلی ہوئی ہونے کے باوجود پھر بھی ایک جمعیت رکھتی ہے، ایک مرکز رکھتی ہے اور دور دور پھیلے ہوئے احمدیوں کے دل بھی آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ ایک تکلیف کسی احمدی کو خواہ پاکستان میں پہنچے خواہ بنگلہ دیش میں ہندوستان میں یا کسی اور ملک میں اس تکلیف کی خبر جب دنیا میں پھیلتی ہے جماعت احمدیہ خواہ دنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتی ہو، یوں محسوس کرتی ہے کہ یہ ہماری تکلیف ہے اور عجیب خدا کی تقدیر کا حصہ ہے کہ جیسے میں آپ کے لئے غمگین ہوتا ہوں، جماعت میرے لئے غمگین ہوتی ہے کہ اس غم سے مجھے زیادہ تکلیف نہ پہنچے اور ایسے موقع پر مجھ سے تعزیت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور ایسی سادگی اور بھولے پن سے جیسے وہ اس بات پر مقرر کئے گئے ہیں کہ میری دلداری کریں۔"

(الفضل 25 جولائی 1994ء خطبہ فرمودہ 24 جون 1994ء ٹورنٹو کینیڈا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہمیں دیکھنا چاہیے کہ کس طرح ہم مسلمانوں کو امتِ واحدہ بنا کر ان فسادوں اور دہشت گردیوں کو ختم کر سکتے ہیں؟ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہمارے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر اسلام کی ابتدائی ترقی کے بعد ایک فیج اعوج کے زمانے کی خبر دی تھی تو پھر یہ خوشی کی خبر بھی دی تھی کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ وہی معاملہ جس کی وجہ سے مسلمانوں میں اختلاف ہوا تھا وہی معاملہ آخری زمانے میں خلافت علی منہاج نبوت کے قیام کے بعد مسلمانوں کو امتِ واحدہ بنانے کا ذریعہ بھی بن جائے گا۔ مسلمانوں کی ترقی اور اکائی کا ایک روشن نشان بن جائے گا۔ پس جب حالات بتا رہے ہیں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں وہ نشانیاں جو قرآن وحدیث سے پتہ چلتی ہیں پوری ہو رہی ہیں یا ہو گئی ہیں تو کیوں نہ ہم اس حکم اور عدل کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی تلاش کریں جو شیعہ سنی اور مختلف فرقوں اور مسلکوں کے اختلافات کو ختم کر کے ہمیں ایک بنانے والا ہے۔ ان اندھے نام نہاد علماء کی تقلید نہ کریں جو خود بھی ڈوب رہے ہیں اور اپنے ساتھ ایک بڑی تعداد میں مسلمانوں کو بھی ڈبونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دیکھیں جب وہ نشانیاں پوری ہو گئیں جن میں قرآن اور حدیث سے پتہ چلتا ہے تو ہمیں یہ

دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ کون ہے، اسے تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ کون ہے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ذریعہ بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا کیا گیا ہے۔ کسی کو کھڑا ہونا چاہیے۔ ہم احمدی کہتے ہیں کہ وہ بانیٔ جماعت ِاحمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جن کے سپرد اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام کیا ہے یا جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کروا رہا ہے یا کروائے گا جنہوں نے جھگڑوں اور فسادوں کو امن و سلامتی میں بدلنا ہے... اس حقیقی تعلیم پر چلیں جو اسلام کی تعلیم ہے۔ اس رہ نما کے پیچھے چلیں جسے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حکم اور عدل کا مقام دیا ہے تبھی ہم حقیقی مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ تبھی ہم دنیا کو اپنے پیچھے چلا سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 28/ اگست 2020ء)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی و مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✪✪✪✪